REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم چہارشنبہ — خطبہ نمبر ۹

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

۷ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۱۵/۵۱ ۔ ۱۴ امان ۱۳۴۱ھ ش ۔ ۱۴ مارچ ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۵۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۳ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے کل بھی حضور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

## حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ کی شدید علالت

ربوہ ۱۳ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ رات محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے معائنہ کیا۔ بلڈ پریشر ۲/۱ تھا اور نروس بریک ڈاؤن ہے۔ دل کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## تارا سنگھ پربندھک کمیٹی کی صدارت سے مستعفی

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں تاکہ مشرقی پنجاب میں سردار پرتاپ سنگھ کیروں کی حکومت کے خلاف اکالی دل کی مہم زیادہ زور دار طریقہ سے چلا سکیں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سینئر نائب صدر سردار کرپال سنگھ کو ماسٹر تارا سنگھ کی جگہ کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ بدستور کمیٹی کے رکن رہیں گے۔

# قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے طریق کار کا اعلان کر دیا گیا

### پرچی پولنگ سٹیشن سے باہر لے جانا یا بیلٹ بکس میں کوئی اور چیز ڈالنا قابلِ سزا ہو گا۔

کراچی ۱۳ مارچ۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے آئندہ عام انتخابات کے دوران اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ انتخابات دیانتدارانہ ہوں اور پرچیوں کا ناجائز استعمال نہ ہو۔ پرچی کو پولنگ سٹیشن سے باہر لے جانا قابل سزا جرم قرار دیا جائے گا۔ چیف الیکشن کمشنر کے سکرٹری نے کل تیسرے پہر انتخابات کے طریق کار کا اعلان کر دیا۔ اس طریق کار کے مطابق ووٹروں کو ایک پرچی دی جائے گی جس پر امیدواروں کے نام اور نشانات ہوں گے۔ اس کے بعد . . . . . .

. . . ووٹر یہاں پر اپنی پسند کے امیدوار کے نام اور نشان کے آگے نشان لگائے گا۔ وہ پرچی کو اس طریق سے دوہرا کرے گا کہ جس سے اس کا لگایا ہوا نشان باہر سے نظر نہ آئے۔ پھر وہ پریذائیڈنگ آفیسر کی میز کے پاس آئے گا۔ جہاں وہ تہ شدہ پرچی کو سربند بیلٹ بکس میں ڈالے گا۔ یہ بکس پریذائیڈنگ آفیسر کے سامنے رکھا ہو گا۔ اور امیدواروں کے ایجنٹ بھی اس موقعہ پر موجود ہوں گے۔ اور وہ ووٹروں کو تہ شدہ پرچی بیلٹ بکس میں ڈالتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔ اس امر کا خیال رکھا جائے گا کہ ووٹر پوری رازداری سے پرچی پر نشان لگا سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ طریق کار اس لئے اختیار کیا گیا ہے۔ تاکہ ووٹر سادہ پرچی پولنگ سٹیشن سے باہر نہ لے جا سکے۔ اور اس طرح اس کا غلط استعمال نہ ہو سکے۔ علاوہ ازیں اس طریق کار کے تحت کوئی ووٹر بیلٹ بکس میں ایک سے زیادہ پرچی یا کوئی اور چیز نہیں ڈال سکے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ انتخابی قانون کے تحت پرچی کو پولنگ سٹیشن سے باہر لے جانا اور کسی اور شے کو بیلٹ بکس میں ڈالنا قابل سزا جرم ہو گا۔

# ڈھاکہ کے تمام طالب علموں کی سزائے قید معاف کر دی گئی

### فوجی عدالت کے فیصلے کے بعد صوبائی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا اقدام

ڈھاکہ ۱۳ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل خواجہ وصی الدین نے خاص فوجی عدالت سے سات جنوری کو ایک سیاسی نوعیت کے جلوس میں شرکت کے الزام میں سزا پانے والے گیارہ افراد کی سزا معاف کر دی ہے۔ ان میں ۹ طالب علم بھی شامل ہیں۔ فوجی عدالت نے ملزموں کو چھ چھ ماہ سے تین سال تک قید سخت کی سزا سنائی تھی ملزموں کو ۷ جنوری کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ان پر حکومت کی املاک کو نقصان پہنچانے حکومت کے خلاف نعرے لگانے اور جلوس میں شرکت کرنے کا الزام تھا۔ عدالت نے انہیں جلوس میں شرکت کا مجرم پایا۔ مقدمہ کے دوران ملزموں نے تمام الزامات کی صحت سے انکار کیا۔ بہرحال مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے انہیں اس وعدہ پر معاف کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ بہتر طرز عمل کا مظاہرہ کریں گے۔ ملزموں نے ذاتی مچلکے بھی داخل کئے ہیں۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے فوجی عدالت کی سفارش پر یہ سزائیں معاف کی ہیں۔ عدالت نے صرف نو ملزموں کی سفارش کی تھی۔ جو سب طالب علم تھے باقی دو ملزم مختلف مشاغل سے تعلق رکھتے تھے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے معافی دیئے کی ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ اگر ملزموں نے فوا[ئی]م مچلکے کی خلاف ورزی کی تو پھر معافی منسوخ کر دی جائے گی۔

## اٹلی میں پاکستانی آثار قدیمہ کی نمائش

روم ۱۳ مارچ۔ اٹلی کے صدر مسٹر گونی گرونچی نے ہفتہ کے روز اطالوی دارالحکومت میں پاکستان کے آثار قدیمہ کی سہ روزہ نمائش کا افتتاح کیا یہ آثار سوات کے علاقہ میں کھدائی کے دوران دستیاب ہوئے تھے جو آثار قدیمہ کے محکمہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ایف اے خاں کی قیادت میں کی گئی

## "یوم مسیح موعود" ۲۵ مارچ کو ہو گا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال "یوم مسیح موعود" ۲۵ مارچ کو ہو گا۔ چونکہ ۲۳ مارچ کو "یوم پاکستان" ہے اس لئے جماعتوں کو چاہئے کہ یوم مسیح موعود بروز اتوار ۲۵ مارچ کو منائیں۔

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# خطبہ جمعہ

## اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے

## کہ

## تم اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کرو اور قربانیوں میں استقلال دکھلاؤ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی سنت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ہی

### اتار چڑھاؤ کے زمانے آتے رہتے ہیں

خصوصاً الٰہی جماعتوں کی ابتداء میں ایسے زمانے کثرت سے آتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ دنیا سمجھتی ہے یہ جماعت ختم ہو گئی لیکن پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان فتنوں کے مٹانے کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں اور لوگ حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ لوگ تو تباہی کے گڑھے پر کھڑے تھے مگر اب تو بالکل امن کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کی ساری تاریخ اس بات پر شاہد ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ساری تاریخ بھی اس پر شاہد ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ نبوت فرمایا تو مخالفت کے لحاظ سے وہ وقت کیسا خطرناک تھا۔ پھر جب صحابہ کی جماعت بڑھنی شروع ہوئی اور نبوت کے چوتھے سال ہجرتِ حبشہ ہوئی تو وہ کیسا خطرناک وقت تھا۔ پھر وہ کیسا خطرناک وقت تھا جب مدینہ کی طرف ہجرتِ اولیٰ ہوئی جس میں کچھ صحابہؓ مکہ کے مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ پھر وہ کیسا خطرناک وقت تھا جب آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو

### مکہ کی ایک چھوٹی سی وادی میں

محصور ہونا پڑا اور مکہ کے رہنے والوں کی طرف سے آپ کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ اس وقت کی مشکلات ایسی تھیں کہ ان کی تاب نہ لا کر حضرت خدیجہؓ اور آپ کے چچا حضرت ابو طالب فوت ہو گئے جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شدید صدمہ ہوا۔ پھر وہ کیسا خطرناک وقت تھا جب آپؐ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ پھر جنگِ بدر کا وقت کیسا خطرناک تھا جنگِ احد کا وقت کیسا خطرناک تھا۔

### جنگِ احزاب کا وقت

کیسا خطرناک تھا۔ پھر وہ کیسا خطرناک وقت تھا جب رومی فوج مسلمانوں کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئی۔ پھر ارتداد کا وقت آیا تو وہ کیسا خطرناک تھا۔ غرض ہر وقت ایسا تھا جب لوگوں نے یہ سمجھا کہ اب یہ جماعت ختم ہو گئی مگر خدا تعالیٰ نے ہر خطرہ کے بعد اسلام کو اور زیادہ عروج بخشا اس طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا تو آپ کو ماننے والے صرف چند آدمی تھے مگر اسکے بعد آتھم کے ساتھ آپکا مقابلہ ہوا تو لوگوں پر ایک ابتلا آیا اور انہوں نے سمجھا کہ آپکی پیشگوئی اپنے ظاہری الفاظ کے لحاظ سے پوری نہیں ہوئی۔ پھر لیکھرام سے آپکا مقابلہ ہوا تو گو آپ کی پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہوئی مگر ہندوؤں میں آپ کے خلاف جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے فتوؤں کا وقت آیا تو جماعت پر ایک ابتلاء آیا پھر ڈاکٹر عبد الحکیم کے ارتداد کا وقت آیا تو جماعت پر ابتلاء آیا غرض مختلف اوقات میں ایسے زور سے شورشیں اٹھیں کہ دیکھنے والوں نے سمجھا کہ اب یہ لوگ

ختم ہو گئے لیکن خدا تعالیٰ نے ان سب فتنوں کو مٹانے کے سامان پیدا کر دئے اور وہ فتنے بجائے جماعت کو تباہ کرنے کے اُس کی ترقی اور عزت کا موجب بن گئے۔ اسی طرح اب ہو رہا ہے تم دیکھ لو کہ کس کس رنگ میں جماعت کے خلاف شورشیں اٹھیں۔ فساد ہوئے اور کس طرح لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب احمدیت مٹ جائے گی مگر ہر بار بجائے مٹنے کے جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گئی جس طرح جنگِ احزاب کے موقعہ پر منافقوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ مسلمانوں کو پاخانہ پھرنے کے لئے تو کوئی جگہ نہیں ملتی لیکن دنیا میں پھیلنے اور اسکو فتح کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں اسی طرح ہمارے متعلق بھی بعض ایسے لوگوں نے جن کو طعنے دینے میں مزا آسکتا تھا عجیب و غریب باتیں پھیلائیں اور انہوں نے ہمیں طعنے دینے شروع کر دئے مگر آخر انہیں شرمندہ ہونا پڑا اور جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ ثبات حاصل ہو گیا۔ غرض سچائی کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔

### سچائی کے معنے ہی یہ ہیں

کہ لوگوں کے خیالات کے خلاف بات پیش کی جائے اور جب کسی زمانہ یا ملک یا قوم کے خیالات کے خلاف بات پیش کی جائے گی تو لازماً وہ بات انہیں بُری لگے گی۔ ہم امریکہ میں جاتے ہیں تو وہاں جا کر بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو تم اپنا خدا سمجھتے ہو وفات پا چکے ہیں وہ ایک انسان تھے اور سرینگر میں آپ کی قبر ہے۔ ہم وہاں جا کر بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اب عیسائیوں کو مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ ہم انگلستان جاتے ہیں تو وہاں بھی یہی کہتے ہیں اور اسکے نتیجہ میں اُن کا مخالفت کرنا ایک لازمی امر ہے۔ میں جب انگلستان گیا تو ہماری طرف سے اسلام کی تائید میں کچھ لٹریچر شائع کیا گیا اور جماعت کے دوستوں نے ایک جگہ جہاں سینٹ پیٹر کا گرجا تھا اسے تقسیم کیا۔ اس گرجا میں لارڈ اور نواب ہی آتے ہیں۔ جب لٹریچر تقسیم کیا گیا تو بعض لارڈ اور نواب ایسے تھے جنہوں نے آستینیں چڑھا لیں اور لڑنے کے لئے تیار ہو گئے حالانکہ عیسائی خود ساری دنیا میں

### عیسائیت کی تبلیغ

کرتے ہیں۔ اگر ہم نے اُنکے گرجا کے سامنے اپنا لٹریچر تقسیم کر دیا تو کیا اندھیر ہو گیا لیکن وہ لوگ جوش میں آگئے اور اس بات کو برداشت نہ کر سکے کہ ہم ان کے ملک میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ در اصل جہاں تک کمزور انسانی فطرت کا تعلق ہے یہ لازمی بات ہے کہ ہماری جگہ مخالفت ہو گی اور جہاں تک عادل حکومت کا سوال ہے ہو سکتا ہے کہ بعض جگہ ایسے افسر ہوں جو کہیں کہ ہم تم سے بے انصافی نہیں ہونے دیں گے اور ایسے مقامات جہاں ہم

### قلیل تعداد میں ہیں

وہاں لوگ ہمیں اپنے خیال میں ایک مچھر یا مکھی کی مانند سمجھتے ہیں جس طرح ایک مچھر یا ایک مکھی مکان کے اندر آتی ہے تو کوئی فلٹ استعمال نہیں کرتا لیکن جب وہی مچھر اور مکھیاں بڑی تعداد میں

جمع ہو جاتی ہیں تو لوگ ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح جہاں مسیحائی کمزور ہوتی ہے۔ وہاں لوگ مسیح کے حامیوں کو مکھیاں تصور کرتے ہیں۔ اور ان کی مخالفت نہیں کرتے لیکن جہاں ہماری جماعت بڑھ جائے گی۔ وہاں لازماً ہماری مخالفت ہوگی۔ اگر امریکہ میں ہماری جماعت کے خلاف اس وقت کوئی شورش نہیں۔ تو

## اس کے یہ معنی نہیں

کہ وہ ہمیں برداشت کر رہے ہیں بلکہ وہ ہمارے خلاف اس لئے شورش برپا نہیں کرتے کہ وہ سمجھتے ہیں بوجہ قلیل التعداد ہونے کے ہم ان کے لئے کسی خطرہ کا موجب نہیں ورنہ وہ حبشی لوگوں کے خلاف کیوں شورش کرتے ہیں۔ حبشیوں کو وہاں کیوں مار پیٹ ہوتی ہے۔ اس لئے کہ حبشی تعداد میں زیادہ ہیں۔ امریکن لوگ ان سے ڈرتے ہیں لیکن احمدی تھوڑے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں کسی خطرہ کا موجب نہیں سمجھتے۔ وہ ہمیں ہنسی اور مذاق سمجھتے ہیں۔ ورنہ جب ہماری جماعت بڑھ گئی۔ تو لازماً وہاں بھی ہماری مخالفت ہوگی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت قائم ہوئی ہے تو انسان بیشک کہیں کہ ہم اسے ختم کر دیں گے۔ لیکن وہ اسے کبھی ختم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جس چیز کے متعلق خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ بڑھے وہ بڑھ کر رہتی ہے۔ صرف

## دیکھنے والی بات یہ ہے

کہ کیا ہماری نیتیں خدا تعالیٰ کی نیت سے مل گئی ہیں۔ دنیا میں تغیر تبھی پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کی نیت خدا تعالیٰ کی نیت سے مل جائے۔ لیکن ہماری طرف سے اس بارہ میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے۔ میں نے بالعموم دیکھا ہے کہ جب خطرہ پیدا ہو جماعت بیدار ہو جاتی ہے۔ اور جب امن قائم ہو جائے تو بیٹھ جاتی ہے۔ حالانکہ اگر امن اور خطرہ دونوں حالتوں میں جوش قائم رہے تب ہمیں کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت امن میں بیٹھ جاتی ہے۔ اور خطرہ پیدا ہو تو بیدار ہو جاتی ہے۔ تو ہماری کامیابی میں دیر لگ جائے گی کیونکہ اگر ہم سوتے ہیں اور خدا تعالیٰ ہمارے لئے جاگتا ہے۔ تب بھی ہمیں کامیابی نہیں ہو سکتی اور اگر ہم جاگتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو ہماری کمزوریوں کی وجہ سے ہماری طرف توجہ نہیں۔ تب بھی ہمیں کامیابی نہیں ہو سکتی ہماری کامیابی تبھی ہوگی۔ جب ہمارے نیک اعمال کو دیکھتے ہوئے

## خدا تعالیٰ بھی فیصلہ کرے

کہ اس نے ہمیں کامیاب کرنا ہے۔ اور ہم بھی بیدار اور ہوشیار ہوں اور اپنے فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔ پس اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ اور قربانیوں میں ایسا استقلال دکھاؤ کہ خدا تعالیٰ کے سامنے تم یہ کہہ سکو کہ ہم نے جہاں قدم مارا تھا اس سے پیچھے نہیں ہٹے بلکہ آگے بڑھے ہیں۔ دلوں کو بدلنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب ہم ہر قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور اس کی نصرت ہمیں حاصل ہوگی۔ جو ہمیں کامیاب و کامران کرے گی۔ عیسائیت کو دیکھ لو۔ تین سو سال تک عیسائیوں نے مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔ آخر تین سو سال کے بعد ایک بادشاہ کے دل پر فرشتہ کا نزول ہوا۔ اور وہ عیسائی ہو گیا۔ بادشاہ عیسائی ہوا تو اس ملک کے سب لوگ عیسائی ہو گئے۔ اور ایک دو سال میں سارے یورپ پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ تمہاری تبلیغ کیا ہے۔ تم کبھی یہاں تبلیغ کرتے ہو اور کبھی وہاں تبلیغ کرتے ہو۔ یہ تو صرف جھنڈا کھڑا کرنے والی بات ہے۔ جھنڈا گاڑنا

## خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں

ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ جھنڈا گاڑنے پر آتا ہے۔ تو یکدم لوگوں کے دلوں میں ایک بیداری کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ ہدایت کی طرف توجہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ دیکھ لو تیرہ سو سال تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم توحید کے لئے وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ مگر لوگ ایمان نہ لائے۔ لیکن فتح مکہ کے بعد قبائل کے قبائل اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے۔ اور چند ماہ کے اندر اندر

## عرب کی اکثریت

مسلمان ہو گئی۔

پس جب خدا تعالیٰ فتح دینے پر آتا ہے تو وہ اس طرح دلوں کو بدل دیتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ تم اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرو۔ جس کے بعد خدا تعالیٰ کامیابی دیتا ہے۔ اس سے پہلے تم نہ کسی کی تعریف پر خوشی مناؤ اور نہ کسی کی مخالفت سے گھبراؤ۔

## دنیا میں ہمیشہ دو فریق

ہوتے ہیں نہ سب لوگ مخالف ہوتے ہیں اور نہ سب لوگ موافق ہوتے ہیں صرف چند لوگ مخالف ہوتے ہیں جو دوسرے دل کو جوش دلا دیتے ہیں۔ دوسرے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے ہیں۔ یہ لوگ اس قابل نہیں ہوتے کہ ان پر ناراضگی کا اظہار کیا جائے۔ بلکہ اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انہیں ہدایت دے۔ تاکہ وہ برے کاموں سے نجات پا جائیں۔

# مسجد مبارک ربوہ میں
# معتکف ہونے والی مستورات

از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا تھا کہ مسجد مبارک ربوہ میں تیرہ مستورات بھی اعتکاف بیٹھی ہیں چونکہ تعداد غلط شائع ہو گئی ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ غلطی کی تصحیح کر دوں۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انیس مستورات اعتکاف بیٹھی ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعتکاف اور ان کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ گزشتہ سالوں میں اس سے بہت زیادہ تعداد میں بیٹھی تھیں۔ اور اس دفعہ یہ تعداد ساٹھ اور ستر کے درمیان پہنچ چکی تھی۔ اتنی زیادہ تعداد کے لئے جگہ بھی کافی نہ تھی۔ اور وہ سکون جو تنہائی میں عبادت کرنے کے لئے ضروری ہے۔ نہ مل سکتا تھا۔ اس لئے نظارت رشد و اصلاح نے مناسب سمجھا کہ اس سال تعداد کم کر دی جائے چنانچہ صرف ۱۹ عورتوں کو اجازت دی گئی۔ آئندہ کے لئے تمام جماعتیں اور محلہ جات بھی اس بات کو نوٹ کر لیں کہ وہ جن مستورات کو اعتکاف بیٹھنے کے لئے بھجوانا چاہیں ابتدائے رمضان میں ہی ان کی درخواست خاکسار کے نام بھجوا دیا کریں۔ بغیر منظوری ہوئے عورتوں کو نہ بھجوائیں۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے اجازت نہ ملے۔ تو ان کو آنے جانے کی تکلیف نہ ہو۔

اعتکاف بیٹھنے والی مستورات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| (۱) سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس | ربوہ |
| (۲) ناصرہ عائشہ بیگم بنت مرزا محمود بیگ صاحب | " |
| (۳) رقیہ صادقہ صاحبہ اہلیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ | " |
| (۴) رقیہ بیگم ہمشیرہ قاضی محمد رشید صاحب | " |
| (۵) محمد جان صاحب والدہ آفتاب احمد صاحب | " |
| (۶) زلیخا بی بی صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ خاں صاحب | " |
| (۷) عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار کرم داد خان صاحب مرحوم | " |
| (۸) زینب بی بی صاحبہ والدہ نور احمد صاحب | ڈسکہ ضلع سیالکوٹ |
| (۹) جنت بی بی اہلیہ فضل دین صاحب | چک سکندر |
| (۱۰) سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب | لاہور |
| (۱۱) اختر النساء صاحبہ اہلیہ منشی نور احمد صاحب مرحوم | کوئٹہ |
| (۱۲) کریم النساء اہلیہ حکیم محمد تقی صاحب مرحوم | راولپنڈی |
| (۱۳) شاہ بیگم والدہ ممتاز صاحب چک ۲۰ | تحصیل پھالیہ |
| (۱۴) اقبال بیگم صاحبہ والدہ سعید احمد صاحب انجینئر | لاہور |
| (۱۵) شاہ بیگم صدیقی والدہ محمد اسلم فاروقی صاحب | قصور |
| (۱۶) نعمت بی بی والدہ محمد احمد صاحب درویش | ملتان |
| (۱۷) رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ فضل حسین صاحب | لائل پور |
| (۱۸) زینب بی بی والدہ محمد حنیف صاحب | ڈیرہ غازی خاں |
| (۱۹) ریشم بی بی صاحبہ والدہ محمد یوسف صاحب نمبر ۲۰ | چک تحصیل پھالیہ |

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

# ضروری اعلان

مجلس شاورت ۱۹۵۲ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ ۱۹۰۱ء سے قبل کے ایسے صحابہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ صرف دیکھا ہو بلکہ آپ کی صحبت بھی حاصل کی ہو۔ اور پھر استفادہ بھی کیا ہو۔ وہ سب صحابہ بطور حق کے نمائندہ مجلس شاورت ہوں گے۔ لہٰذا جملہ ایسے احباب اگر مجلس شاورت پر ربوہ پہنچ سکیں تو مجلس شاورت میں شمولیت ذاتی مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس شاورت)

# ۱۴ مارچ ــــــ خلافت ثانیہ کے قیام کا تاریخی دن

## انتہائی خوف و حزن کے بعد امن و سکینت کا نزول

### حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک اہم شہادت

(شیخ خورشید احمد رکن ادارہ الفضل)

۱۴ مارچ کا دن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج سے اڑتالیس برس قبل ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تھا۔ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے انتخاب کے ذریعہ سے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلافت ثانیہ کے عہدہ جلیلہ پر متمکن فرمایا تھا اور اس طرح جماعت میں انتشار اور خوف و حزن کی جو غیر معمولی کیفیت طاری تھی اور جو فی الحقیقت جماعت کے لئے ایک زلزلۂ عظیمہ کا رنگ رکھتی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اتحاد و اتفاق اور امن و سکینت میں بدل دیا۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی آخری علالت اور وفات کے وقت جماعت کی جو حالت تھی حقیقت یہ ہے کہ آج ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ جماعت اپنی تعداد اور اپنے وسائل کے لحاظ سے نہایت کمزوری کی حالت میں تھی۔ مخالفین اسے تباہ کر دینے کی فکر میں تھے اور ادھر جماعت کی اندرونی حالت یہ تھی کہ وہ اصحاب جو جماعت کے اکابرین میں شمار ہوتے تھے اور جن کے ہاتھوں میں سلسلہ کے تمام انتظامی امور کی باگ ڈور تھی وہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر سلسلہ کے بعض اہم عقائد میں تبدیلی کرنے کے خواہاں تھے اور خلافت کے نظام کو جس کے ذریعے تمام جماعت ایک ہاتھ پر جمع تھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے پر تلے ہوئے تھے

ان حالات میں ۱۳ مارچ کی صبح طلوع ہوئی اور اس دن جو واقعات پیش آئے اور پھر اس سے اگلے دن ۱۴ مارچ کو جن حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بر سر آرائے خلافت ہوئے انہوں نے صاف بتا دیا کہ جماعت احمدیہ کو اور وابستگان خلافت کو اللہ تعالیٰ کی خاص اور غیر معمولی تائید و نصرت حاصل ہے۔ درحقیقت یہ نصرت الٰہی کا ہی کرشمہ تھا جس نے تمام سعید روحوں کی راہنمائی کی اور انہیں تمام نامساعد حالات کے باوجود پھر سے خلافت کے جھنڈے تلے جمع کر دیا۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

۱۳ مارچ اور ۱۴ مارچ کو جماعت کی جو حالت تھی اور جن حالات میں خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آیا آیئے اس کی کسی قدر کیفیت کا اندازہ ان بزرگان سلسلہ کے بیانات سے لگانے کی کوشش کریں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ان واقعات کو دیکھا

#### قیامت کا سماں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"قادیان کی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کی وفات کی خبر اس وقت ملی جبکہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر آ رہے تھے اس پر سب لوگ گھبرا کر فوراً نواب محمد علی خان صاحب رضؓ کی کوٹھی پر پہنچے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اپنی بیماری کے آخری ایام میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے تھے اور قادیان کی نئی آبادی کا کھلا میدان گویا میدان حشر بن گیا۔ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کی جدائی کا غم بھی ہر مومن کے دل پر بہت بھاری تھا مگر اس دوسرے غم نے جو جماعت کے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ہر مخلص احمدی کے دل کو کھائے جا رہا تھا۔ اس صدمہ کو سخت ہولناک بنا دیا تھا۔ ۔ ۔ جمعہ کے دن (۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء ناقل) سوا دو بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات ہوئی اور دوسرے دن نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے گویا یہ قریباً چھبیس گھنٹہ کا وقفہ تھا جو قادیان کی جماعت پر قیامت کی طرح گذرا۔ ۔ ۔ جن لوگوں کے دلوں میں ان ایام کی یاد قائم ہے وہ اسے کبھی بھلا نہیں سکتے ہیں پھر کہتا ہوں کہ وہ دن جماعت کے لئے قیامت کا دن تھا اور میرے اس بیان میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ آخر خدا خدا کر کے عصر کا وقت آیا اور خدا کے ذکر سے تسلی پانے کے لئے سب لوگ مسجد نور میں جمع ہو گئے نماز کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے ایک مختصر مگر نہایت درد انگیز اور مؤثر تقریر فرمائی اور ہر قسم کے اختلافی مسئلہ کا ذکر کئے بغیر جماعت کو نصیحت فرمائی کہ یہ ایک نہایت نازک وقت ہے اور جماعت کیلئے ایک بھاری ابتلاء کی گھڑی درپیش ہے پس سب لوگ گریۂ زاری کے ساتھ خدا سے دعائیں کریں کہ وہ اس اندھیرے کے وقت جماعت کیلئے روشنی پیدا کر دے ۔ ۔ ۔ ۔ اس تقریر کے دوران لوگ بہت روئے اور مسجد کے چاروں کونوں سے گریہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں مگر تقریر کے ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں ایک گونہ تسلی کی صورت بھی پیدا ہو گئی اور وہ آہستہ آہستہ منتشر ہو کر دعائیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں کو چلے گئے"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء)

#### بیعت خلافت ثانیہ کا نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقرب صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو بیعت خلافت ثانیہ کا نظارہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"نماز صبح ہوئی دن چڑھا متقاضی لوگ اکثر حضرت محمود ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق روزہ دار تھے دس بجے کی انتظار تھی کہ اتنے میں مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کی طرف سے اطلاع آئی کہ میں آ رہا ہوں (آپ جماعت کے پرانے بزرگوں اور علماء میں سے تھے ناقل) انتظار کیا جائے۔ مولوی محمد علی صاحب کو بھی اطلاع دی گئی اور دس بجے کی بجائے ظہر کا وقت (باہمی سمجھوتہ کی آخری کوشش کے لئے) مقرر کیا گیا مولانا فاضل امروہی وقت مقررہ پر آن پہنچے۔ مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دی گئی اور وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لے آئے اور امر خلافت کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی ایک غیر رسمی شوریٰ قائم ہوئی جس میں زیادہ تر حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب اور مولانا محمد علی صاحب کے درمیان رد و کد اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اوّل الذکر خلافت کی ضرورت اور فوری قیام پر زور دیتے اور شرعی دلائل پیش کرتے۔ پیچھے تو مولوی محمد علی صاحب اس کے خلاف اپنے "تازہ ٹریکٹ" کے دلائل دہراتے رہے۔ ممبران موجودہ کی کثرت گو خلافت کی تائید میں تھی۔ مگر فیصلہ کوئی نہ ہو سکا۔ وقت تنگ ہو رہا تھا مجلس نماز عصر کے لئے برخاست ہوئی اور حضرت مولانا فاضل امروہی نے یہ اعلان کیا کہ ہم لوگ اب نماز کے بعد انتخاب خلافت کریں گے۔ جو دوست خلافت کے قائل نہیں بہتر ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک نہ ہوں اس کے بعد یہ ساری مجلس مسجد نور میں پہنچی جہاں ڈیڑھ دو ہزار کا مجمع مرکزی اور مختلف بیرونی جماعتوں کا انتظار و اضطراب میں جمع تھا سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کی وہ وصیت جو آپ نے ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خود لیٹے لیٹے لکھی تھی۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضؓ رئیس مالیر کوٹلہ نے مجمع عام میں کھول اور کھڑے ہو کر سنائی اور دوستوں کو اس وصیت کی تعمیل میں انتخاب خلافت کے لئے تحریک فرمائی جس پر چاروں طرف سے میاں صاحب میاں صاحب۔ حضرت میاں صاحب کی آوازیں بلند ہوئیں۔ حضرت نواب صاحب قبلہ کے بیان کے معاً بعد مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دی جس کے آخر میں اپنی طرف سے کہا کہ

"میں تو صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے دوران میں بھی چاروں طرف سے بیعت بیعت اور حضرت میاں صاحب میاں صاحب کی صدائیں اٹھتی رہیں۔ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود مگر دن ڈالے سر جھکائے خاموش بیٹھے مصروف دعا تھے۔ لوگوں کے اصرار اور مقررین کی تقریروں کے باوجود آپ نے بیعت کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا اور نہ ہی کسی نے آگے بڑھ کر حضرت کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اگرچہ ولولہ اور جوش بے انداز و بے انتہاء تھا مگر لوگ اپنے جذبات پر قابو پائے اور سنبھلے رہے ۔۔۔۔۔۔۔

مولانا سید محمد احسن صاحب کی تقریر کے فوراً ہی بعد ایک طرف جناب مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے طرف سید میر عابد علی شاہ صاحب کھڑے ہو گئے۔ دونوں کچھ کہنا چاہتے تھے مگر سید صاحب چاہتے تھے کہ پہلے وہ اپنا عندیہ بیان کریں اور مولوی صاحب اپنے خیالات پہلے سنانا چاہتے تھے ۔۔۔۔۔ اس طرح ایک مجادلہ کی صورت بن گئی۔ لوگ گھبرا چکے تھے، صبر و برداشت کی تاب ان میں باقی نہ تھی۔ جھگڑے و مجادلے سننے کے لئے وہ جمع نہ ہوئے تھے۔ دلوں کی بے چینی اور اضطراب کو بھانپ کر حاضرین کی آواز کی ترجمانی کرتے ہوئے اور خلق خدا کی گویا زبان بن کر حضرت عرفانی کبیر (حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم) نے جرأت کی اور پکار کر عرض کیا۔

"ان جھگڑوں میں یہ قیمتی وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے آقا حضور ہماری بیعت قبول فرمائیں۔"

لوگ بھرے بیٹھے تھے بے اختیار لبیک لبیک کہتے ہوئے بڑھے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ قریب والوں کو ہاتھ میں ہاتھ دینے کا شرف ملا۔ دور والوں نے پگڑیاں ڈال دیں اور آن کی آن میں واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً کا منظر سامنے آگیا ۔۔۔۔۔۔

عزیز مکرم مولوی عبید اللہ شہید کا ہاتھ سب سے پہلے دست خلافت پر پہنچا۔ تو دوسرا اس عزت و شرف سے مشرف ہونے والا ہاتھ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رض کا تھا۔ جن کے بعد ایک دوسرے پر اور دوسرا تیسرے پر یوں پڑے جیسے موسلا دھار بارش کے قطرات ۔۔۔۔۔۔

حضرت مولوی (سید محمد سرور شاہ) صاحب رض بیان فرماتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔ حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ مولوی صاحب مجھے تو الفاظ بیعت بھی یاد نہیں ۔۔۔۔۔ آپ الفاظ بولتے جائیں۔ چنانچہ میں الفاظ بولتا گیا اور حضرت دہراتے گئے اور اس طرح حضور نے بیعت لی اور ایک لمبی دعا کے بعد مختصر سی تقریر فرمائی اور اس طرح بکھری ہوئی اور پریشان جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ متحد ہو کر سلک وحدت میں پروئی گئی۔ — قلوب پر سکینت اور رحمت الٰہی کا نزول ہوا۔"

(الحکم جوبلی نمبر)

## حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کے پاک نمونہ کے متعلق حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی کی اہم شہادت

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی علالت کے دوران میں اور حضور کی وفات پر منکرین خلافت نے خلافت کو ختم کرنے کے لئے جو جو کوششیں کیں ان کا مقابلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف دعا اور خشیت اللہ سے کیا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نہایت اہم اور ضروری شہادت درج ذیل کی جاتی ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مخالفین کی خفیہ کارروائیوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہوئے اور اس خطرے کو اچھے طور پر محسوس کرتے ہوئے کہ منکرین اس وقت خلافت کو جڑ سے اکھیڑنا چاہتے ہیں صرف دعا اور خشیت اللہ سے ان کا مقابلہ کیا۔

میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس بات کا گواہ ہوں کہ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت ہمارے تمام خاندان نے خلافت کو اللہ تعالیٰ کی امانت جانتے ہوئے اس کے قیام کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کوشش کی اور حضور کے دل میں کسی وقت بھی اور کسی رنگ میں بھی خود غرضی اور ذاتی مفاد کا خیال پیدا نہیں ہوا واللّٰہ علیٰ ما نقول شہید ۔۔۔۔۔۔۔

ہم جمعہ کی نماز کے بعد واپس آ رہے تھے اور میں اسی وقت اس گلی میں سے گزر رہا تھا جو دفتر ڈاک سے تحریک جدید کے دفتر کے پاس سے ہوتی ہوئی چوک مسجد مبارک کو جاتی ہے اس وقت میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہو گئے ہیں۔ اس فقرہ کو سن کر میرا پہلا جذبہ ایک گھبراہٹ کا جذبہ تھا اور میں چند قدم باہر آنے کے لئے دوڑا مگر رہتاک میں رک گیا اور اسی گلی میں کھڑے ہو کر میں نے جو دعا کی وہ یہ تھی کہ

اے خدا خلیفۃ المسیح وفات پا گئے ہیں۔ اب تو جماعت کو فتنہ اور شقاق سے بچائیو!

اس دعا کے بعد میں آگے بڑھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے اس فتنہ سے بچایا ۔۔۔۔۔۔ میرا یہ واقعہ بیان کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ ہماری طبائع نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اقوال اور افعال سے جو اثر لیا وہ یہ تھا کہ ہمارے دلوں میں صرف ایک ہی تڑپ تھی کہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ اپنی صحیح تعلیم پر قائم رہے اور یہ جذبہ اپنے انتہائی کمال تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی میں اس وقت موجود تھا اور ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے لئے اسی لئے چنا ہو کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اتحاد ملت کی جو تڑپ اس وقت آپ کے دل میں تھی وہ کسی اور فرد میں موجود نہ تھی۔"

(الحکم ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقت افروز بیانات سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور خلافت ثانیہ کے قیام کے حالات کا کسی قدر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں کے مقابلہ میں جو پاک نمونہ اختیار فرمایا اس کے سلسلہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا شہادت ایک خاص مقام اور اہمیت رکھتی ہے۔ اس شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت ثانیہ کا قیام خالصاً اللہ تعالیٰ کے اذن اور منشاء سے عمل میں آیا۔ اس میں ہرگز کسی انسانی کوشش کا دخل نہ تھا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تبصرہ کا یہ بیان بالکل صحیح اور درست ہے کہ:۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی کسی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔"

(رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے)

الغرض ۱۴ مارچ کا دن ایک تاریخی اہمیت رکھنے والا دن ہے۔ یہ دن احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا اور اس امر کی شہادت دیتا رہے گا کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالکل صحیح اور درست فرمایا تھا کہ

"خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے ۔۔۔۔۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

---

### درخواست دعا

اخویم بشیر احمد آرچرڈ صاحب (جو آجکل برٹش گیانا میں مبلغ ہیں) کی بڑی بچی بیمار ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست کہ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(عبدالرحمٰن دہلوی دار الصدر غربی ربوہ)

---

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا قومی فرض ہے۔ آپ بھی اس فرض کو پورا کیجئے!

(مینیجر روزنامہ الفضل)

# مجلس مشاورت کے سلسلہ میں

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ

## ضروری ہدایات

**ہدایات برائے انتخاب نمائندگان** ۱۔ نمائندہ مخلص اور صائب الرائے ہو۔

۲۔ جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اسی جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

۳۔ شعار اسلامی کا پابند ہو یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔

۴۔ طالب علم نہ ہو۔

۵۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایادار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

### تعداد نمائندگان

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد تعداد | ۵۰ تک ہو | ۲ | نمائندے | |
| ″ ″ ″ | ۵۱ سے سو تک ہو | ۳ | ″ | ″ |
| ″ ″ ″ | ۱۰۱ سے ۲۰۰ ″ | ۴ | ″ | ″ |
| ″ ″ ″ | ۲۰۱ سے ۵۰۰ ″ | ۶ | ″ | |
| ″ ″ ″ | ۵۰۱ سے ۱۰۰۰ ″ | ۸ | ″ | |
| ″ ″ ″ | ۱۰۰۰ سے زائد | ۱۲ | نمائندے | |

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہوں گے یعنی اگر جماعت ۳ نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے اور مزید صرف ۲ کا انتخاب کیا جائے۔

نوٹ۔ چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہوگی۔

انتخاب کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ۔

"جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔"

نیز حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "شوریٰ کی سب کمیٹیوں کے ممبر اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مقرر ہو کر آیا کریں تاکہ مشورہ زیادہ اچھا ہو سکے۔

**ہدایات برائے نمائندگان** ۱۔ مشورہ کسی دنیوی غرض کے لئے نہ دیا جائے۔

۲۔ مشورہ دعا کے ساتھ دیا جائے۔

۳۔ نیت نیک ہو اپنی رائے مقدم نہ رکھی جائے

۴۔ کسی کی خاطر رائے نہ دی جائے۔ نہ ہی اپنے زیر نظر کسی حکمت کے ماتحت رائے دی جائے

۵۔ جو صحیح بات سنی جائے اسے تسلیم کرنے میں عار نہ سمجھی جائے۔

۶۔ جلد بازی سے کوئی رائے نہ قائم کی جائے۔

۷۔ کسی دل میں یہ یقین نہ ہو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے۔ اس لئے ضرور منظور ہوگی

۸۔ محض احساسات کی پیروی میں رائے نہ ہو۔ بلکہ واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہو۔

۹۔ سوائے کسی خاص حکمت کے کسی بات کو دوہرایا نہ جائے۔ اپنا وقت بھی بچایا جائے۔ اور دوسروں کا وقت بھی ضائع نہ کیا جائے۔

۱۰۔ یہ ملحوظ رہے کہ آپ لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح نے مشورہ دینے کے لئے بلایا ہے۔ لہٰذا ان کو یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کو ہی مشورہ دیں۔ کسی اور کو مخاطب نہ کریں اور اپنی آراء پیش کریں۔

۱۱۔ اگر کوئی ترمیم پیش کرنے کی ضرورت ہو تو لکھ کر ترمیم پیش کی جائے

۱۲۔ شوریٰ میں اس ذمہ داری کو سمجھ کر بیٹھیں کہ آئندہ سارا سال آپ نے فیصلہ جات شوریٰ کی تعمیل میں متعلقہ جماعت کے لوگوں کو پابندی کے لئے تحریک کرتے رہنا ہے

۱۳۔ کسی سب کمیٹی میں کسی غیر حاضر نمائندہ یا غیر نمائندہ کا نام تجویز نہ کریں۔

۱۴۔ کوشش کریں کہ جماعتوں یا ضلعوں کے نمائندگان اکٹھے بیٹھیں تاکہ آسانی سے باہم مشورہ کر سکیں

۱۵۔ شوریٰ میں اظہار رائے کے وقت اردو میں کلام کرنے کی کوشش کریں تاکہ آئندہ ہماری شوریٰ کی زبان اردو ہو جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

---

## وصولی چندہ وقف جدید سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ ۷۰۰-۰۰
صوفی غلام محمد صاحب کاچیلو ضلع تھرپارکر ۸-۰۵
اعجاز احمد صاحب نیاز پسر ″ ″ ۷-۰۰
والدہ صاحبہ نور بی بی ″ ″ ۷-۰۰
رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ ″ ″ ۷-۰۰
صفیہ بیگم صاحبہ بنت ″ ″ ۷-۰۰
خورشید بیگم صاحبہ بہو ″ ″ ۷-۰۰
عبدالعزیز صاحب خالد ″ ″ ۷-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب ٹنڈو جام ۸-۰۰
منجانب اہلیہ صاحبہ وچکان ″ ۸-۰۰
″ مرحوم رشتہ داران ″ ۸-۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب انسپکٹر
کفو والی ۳۱۲ لائلپور ۳۰-۰۰
عبدالسلام صاحب رہتاسی جہلم شہر ۶-۲۵
چوہدری محمد سعید صاحب ″ ۶-۲۵
چوہدری سردار علی صاحب ″ ۶-۰۰
شہزادہ محمد عثمان صاحب ″ ۶-۰۰
مولوی محمد عرفان صاحب مانسہرہ ۶-۰۰
منشی عبدالغنی صاحب جہلم شہر ۶-۲۵
ملک محمد سلیم صاحب ″ ۶-۰۰
مہر عبدالمجید صاحب جہلم شہر ۶-۰۰
مولوی عبدالکریم صاحب ″ ۱۵-۲۵
سیٹھی فضل حق صاحب ″ ۶-۵۶
میاں عبدالرشید صاحب مینجر باٹا ″ ۷-۰۰
شیخ محمد حسین صاحب نیا محلہ ″ ۶-۰۶
سیٹھی عبدالحق صاحب ″ ۶-۰۰
صلاح الدین صاحب ″ ۶-۱۳
شہزادہ محمد عثمان صاحب ″ ۶-۷۵
ملک مبارک احمد صاحب نوابشاہ ۶-۰۰
ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب ″ ۷-۵۰
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۷-۵۰
سید احمد صاحب ″ ۱۰-۰۰
چوہدری ظفر اللہ صاحب ″ ۸-۰۰
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۷-۵۰
خورشید احمد صاحب ″ ″ ۶-۲۵
مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان ۶-۱۲
ملک برکت اللہ خان صاحب منٹگمری ۷-۰۰
مکرمہ حکمت سلطانہ صاحبہ ″ ۷-۰۰
ملک عزیز احمد صاحب ″ ۱۱-۰۰
بذریعہ محمد صدیق صاحب واہ کینٹ ۱۳-۰۰

---

## حق رائے دہندگی برائے انتخاب عہدیداران کے متعلق

### ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے آئندہ سہ سالہ تقرر کے لئے آجکل انتخابات ہو رہے ہیں اس ضمن میں جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:۔

کسی جماعت کے انتخابات میں رائے دینے کا حق صرف ان افراد کو ہوگا۔ جن کا نام جماعت متعلقہ کے منظور شدہ بجٹ میں بطور چندہ دہندہ درج ہوگا۔ اختلاف کی صورت میں کسی دوست کا نام متعلقہ جماعت کے بجٹ میں شامل ہے یا نہیں۔ ناظر صاحب بیت المال کے فیصلہ پر عمل کیا جائے گا

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

---

### درخواست دعا

ہماری والدہ صاحبہ جو کہ صحابیہ اور موصیہ بھی ہیں کو ایک عرصہ سے شوگر۔ بلڈ پریشر اور فالج کی تکلیف ہے آجکل بہت شدت اختیار کر گئی ہے۔ کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ (سردار رحمت اللہ محلہ دار الرحمت۔ ربوہ)

---

**تصحیح** الفضل مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۲ء پرچہ نمبر ۳۳ کے صفحہ نمبر ۷ پر وصیت نمبر ۱۶۲۵۷ میں موصی کی ولدیت غلط شائع ہوئی ہے۔ صحیح ولدیت اور موجودہ پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ "نمبر ۱۶۲۵۷ ظفر اللہ محمود ولد میاں عطاء اللہ صاحب ساکن چک نمبر ۱۶۳ ڈاکخانہ خستا بگڑھ ضلع ملتان حال متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ"

# امریکہ میں زراعت کے نئے رجحانات

امریکہ میں غذائی اجناس اور ریشوں کو قابل استعمال بنانے۔ اور ان کی تقسیم کے سلسلہ میں ٹیکنالوجی سے جو مدد لی گئی ہے وہ کاشتکاری کے جدید ذرائع سے بھی زیادہ انقلاب آفرین ہے۔ اجناس اور ریشوں کو قابل استعمال بنانے کے بہت سے کام جو ایک زمانے میں فارم پر کئے جاتے تھے۔ اب عرصہ دراز سے شہروں میں انجام دئے جانے لگے ہیں۔

اس سلسلہ میں پارچہ بافی کی صنعت نے سب سے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ انیسویں صدی کے آغاز میں جب مشینوں سے پارچہ بافی شروع کی گئی تو بنائی کا کام گھروں میں کم ہونے لگا اور بالآخر بالکل ختم کر دیا گیا۔ کچھ دن بعد جب آبادی صنعتی مراکز کی طرف منتقل ہونے لگی تو غذائی اجناس کو فارم سے شہروں میں منتقل کرنا ضروری ہو گیا۔

شہروں کی ناگزیر غذائی ضروریات کے باعث اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ اپنی سال بھر کی ضرورت کے مطابق غذائی اشیاء کو محفوظ کریں اور انہیں ذخیرہ کرنے کا معقول انتظام کریں۔ تاکہ زرعی علاقوں سے دور افتادہ علاقوں کی روزمرہ کی غذائی ضرورتیں آسانی سے پوری ہو سکیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غذائی اشیاء کو قابل استعمال بنانے اور انہیں تقسیم کرنے کا کام تجارتی اصولوں پر شروع کیا گیا۔ اور یہ اسی سلسلہ عمل کا نتیجہ ہے کہ آجکل شہری آبادی کو اپنے آباد اجداد کے مقابلہ میں کہیں بہتر طور پر غذائی سامان ملنے لگا ہے۔ قومی خوراک کا معیار عمدگی اور تنوع دونوں حیثیتوں سے بے حد بلند ہو گیا ہے۔

زرعی اجناس پیدا اور تقسیم کرنے کے پیچیدہ نظام کو جو "زرعی کاروبار" کے نام سے مشہور ہے مختلف شعبوں کو ایک دوسرے پر کس حد تک بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے

جب تمام کام زیادہ تر فارم پر کئے جاتے تھے تو ان کے درمیان بڑی اہم آہنگی پائی جاتی تھی فارم کے مالک خاندان اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے کہ باہمی ہم آہنگی کو ہر قیمت پر قائم رکھا جائے۔ ورنہ ان کی آمدنی کم ہو جائے گی۔ یا انہیں فاقہ کشی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اب کچھ دنوں سے بعض اشیاء کے معاملے میں خاص طور پر یہ رجحان۔ واضح طور پر نظر آنے لگا ہے کہ کسی نہ کسی طرح کے ٹھیکے کے ذریعے پیداوار اور تقسیم کے مختلف شعبوں میں ہم آہنگی پیدا کر دی جائے۔ اس عمل کو "عمودی ہم آہنگی" کے نام سے یاد کیا جانے لگا ہے۔

ٹھیکے کے تحت ہم آہنگی پیدا کرنے کے اقدامات بعض شعبوں سے دیکھتے ہیں۔ لیکن اس ہم آہنگی سے یہ بہر صورت ظاہر ہوتا ہے کہ صنعتیں ایک ایسی معیشت قائم کرنا چاہتی ہیں۔ جس میں پیداوار اشیاء کو قابل استعمال بنانے اور انہیں تقسیم کرنے کے شعبوں میں ربط و اتحاد موجود ہو۔ عمودی ہم آہنگی در اصل اس بات کی کوشش ہے کہ جدید معاشرے میں خصوصی مہارت کے فوائد کو ایک ایسے نظام کی خوبیوں سے مربوط کیا جائے۔ جس میں تمام شعبوں کے اندر اسی طرح کی ہم آہنگی موجود ہو جیسی دو نسلوں سے قبل کے فارموں میں پائی جاتی تھی۔

امریکہ میں آجکل جس انداز کا زرعی کاروبار رائج ہے اس کے پیش نظر عمودی ہم آہنگی کسی نہ کسی حد تک ناگزیر اور مفید ہے۔ فارموں میں فنی سرمائے کی ضرورت اتنی بڑھ گئی ہے کہ کسی فرد کے لئے روز بروز یہ زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ کئی سال تک اچھی فصل ہونے کے باوجود وہ اتنا سرمایہ جمع کر سکے کہ کوئی ایسا فارم خرید سکے جو منافع بخش بنیادوں پر چلایا جا سکے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اور بھی دشوار ہوتا جائیگا اس کے علاوہ وراثتی ٹیکس کے موجودہ نظام کے

(م) باعث کسی کسان کے لئے یہ سب سے حد مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ وہ شدید مالی یا انتظامی نقصانات کے بغیر اپنا فارم اپنے بیٹے کے نام منتقل کر دے۔ اس لئے اب یہ ناگزیر ہو گیا ہے کہ فارم کے لئے ایسے لوگ سرمایہ مہیا کریں جو اسے خود نہ چلاتے ہوں۔ یہ مقصد کس حد تک "عمودی ہم آہنگی" کے ذریعہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فارموں سے آبادی کی منتقلی کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ لیکن لوگوں کو اگر اتنی دور کوئی کام مل سکے کہ وہ آسانی سے کام پر آ جا سکیں تو وہ دیہات کی رہائش ترک نہیں کریں گے۔ ان میں سے بہت سے لوگ شہر میں زرعی کاروبار ہی کے کسی شعبے میں کوئی اچھا روزگار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس لئے وہ درحقیقت زراعت ہی سے وابستہ رہیں گے۔

اب ایسا کوئی معاشرتی مسئلہ باقی نہیں رہا کہ کسی فارم پر پرورش پانے والے نوجوان کو ہمیشہ فارم ہی سے وابستہ رہنا چاہیئے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ فارم پر پرورش پانے والے ہر نوجوان کے لئے اپنے فارم پر پرورش پانے والے ہر نوجوان کے لئے اپنے فارم ہی پر روزگار کے کافی مواقع موجود نہیں ہیں۔ زرعی کاروبار نے اسے آگے بڑھنے کا ایک زریں موقع مہیا کر دیا ہے۔

دیہات اور شہر میں ہم آہنگی کا عمل ہمارے ملک کے وسیع علاقوں میں جاری ہے۔ جو دیہات صنعتی علاقوں سے اتنے قریب واقع ہے کہ دونوں کے درمیان آمدورفت آسان ہے ان میں دیہی اور شہری ثقافتیں ایک دوسرے میں شیر و شکر ہوتی جا رہی ہیں۔ شہر کے لوگ دیہات میں منتقل ہوتے گئے ہیں اور فارموں کے خاندانوں کے ایک یا ایک سے زاید افراد ملازمت کے سلسلہ میں شہر آتے جاتے رہتے ہیں ۔

# ایکس رے اور انگور

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ایک سائنسدان نے ایکس رے کے ذریعہ انگور کی بیل کے عمل توارث کو درہم برہم کر کے بہتر قسم کا انگور پیدا کر لیا ہے۔ چنانچہ پودوں کی افزائش نسل کے بارہ میں ایک بالکل نئی راہ کھل گئی ہے۔ اس دریافت سے نہ صرف انگور کی کاشت کرنے والوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ دوسرے پودوں کی نسل کشی کے بہت سے مسائل بھی حل ہو جانے کا امکان ہے۔

اس طریقے کے موجد نے جو بہتر قسم کا انگور پیدا کیا ہے وہ تمام آزمائشوں میں پورا اترا ہے اور عنقریب اس علاقے کے باغوں میں اس کی قلمیں لگا دی جائیں گی۔ یہ نیا انگور شکل میں سفید بے دانہ کی مانند ہے اور تمام دوسری خصوصیات کے علاوہ اس میں یہ خصوصیت زائد ہے اس کا خوشہ چھدرا ہوتا ہے۔ یہ خصوصیت کاشتکار اور خریدار دونوں کے لئے فائدہ بخش ہے۔

اب کاشتکاروں کو گچھے ہوئے خوشے ہاتھوں سے چھدرے کرنے پر کچھ خرچ نہیں کرنا پڑے گا اور گاہک کو بازار میں انگور سستا ملے گا۔ عام طور پر انگور کے خوشے میں دانے اس قدر گچھے ہوئے ہوتے ہیں کہ بہت سے دانے دباؤ سے پھوٹ جاتے ہیں اور دوسرے دانوں میں بھی داغ پڑ جاتا ہے۔ کیلیفورنیا کے کاشتکار اس نقصان سے بچنے کے لئے مزدوروں کو اس کام پر لگاتے ہیں کہ گچھے ہوئے خوشوں میں سے دانے چھانٹ دیں اس پر دو سو سے چار سو ڈالر فی ایکڑ تک لاگت پڑ جاتی ہے۔

پودوں کی نسل بہتر بنانے کا عام طریقہ قلم لگانا ہے لیکن کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ہیرلڈ پی اولمو کا کہنا ہے۔ انگور کی نسل اس قدر مخلوط ہے کہ قلم لگانے سے بہتر پھل کی بجائے عجیب و غریب اور ناپسند خصوصیات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ لہذا اچھی نسل پیدا کرنے کے لئے بہتر طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ پیدائش عمل میں کوئی انقلابی تبدیلی پیدا کر دی جائے اور ایکس رے کے ذریعہ ہم نے یہ کیا ہے۔

بے دانہ انگور کی بیلوں سے قلمیں کاٹ کر صنوبری کی زد میں رکھی گئیں اور جب وہ خوب متاثر ہو گئیں تو یہ قلمیں عام قسم کی بیلوں میں لگا دی گئیں۔ ان بیلوں میں جو پھل آیا وہ مختلف اقسام کا تھا۔ کچھ بیلیں تو بالکل بے کار ہو گئیں۔ لیکن چند بیلوں میں وہ بہترین بے دانہ پیدا ہوا جس کا خوشہ چھدرا رہتا ہے۔

ایکس شعاعیں اصل میں ان بنیادی خلیوں پر حملہ کر کے انہیں درہم برہم کر دیتی ہیں۔ جن کے ذریعہ پودے کی نسلی خصوصیات پھل میں منتقل ہوتی ہے۔ اس صنوبری کے دشوارے سے بعض مادہ خلیے کمزور بھی پڑ جاتے ہیں اور اس وجہ سے خوشہ چھدرا رہتا ہے خیال ہے کہ یہ عمل خوبانی اور ناشپاتی جیسے

پھلوں کو بہتر بنانے کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات درخت میں پھل کی زیادتی کی وجہ سے اس کی کوالٹی خراب ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جو پھلدار درخت محض نمائش اور آرائش کے لئے مفقود ہوں انہیں ایکس رے کے ذریعے بانجھ کر دیا جائے۔

مرکز سلسلہ عالیہ میں رہائش رکھنے
اور
مستقل جائداد حاصل کرنے کا زریں موقعہ

ربوہ کے بہترین مرکزی علاقہ میں باہر مجبوری ایک نہایت محنت و شوق سے اعلیٰ سامان سے تیار شدہ باموقع مکان جس میں جملہ ضروریات زندگی پانی بجلی وغیرہ موجود ہیں فروخت کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

خواہشمند احباب ذیل کے پتہ سے تفاصیل وغیرہ دریافت فرما دیں۔ نہایت نادر موقع ہے۔

ایم اے معرفت مینیجر صاحب الفضل ربوہ پاکستان

قبر کے
عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

# ۲۳ مارچ کو صدر ایوب قومی پریڈ میں سلامی لیں گے

راولپنڈی ۱۳ مارچ - باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق یوم پاکستان کے موقعہ پر صدر ایوب پشاور میں قومی پریڈ کی سلامی لیں گے یہ پہلا موقع ہے کہ صدر مملکت مرکزی دارالحکومت کے سوا کسی دوسرے شہر میں یوم پاکستان کی پریڈ کی سلامی لیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسلح افواج کی سلامی لینے کے بعد صدر اسی روز سہ پہر تک راولپنڈی آجائیں گے جہاں ایوان صدر میں یوم پاکستان کے استقبالیہ میں میزبانی کے فرائض سرانجام دیں گے۔

دریں اثنا راولپنڈی میں یوم پاکستان کو نمایاں شان طریق سے منانے کے لئے ایک جامع پروگرام وضع کر لیا گیا ہے۔ اس دن تمام سرکاری دفاتر بنک اور تعلیمی ادارے بند رہیں گے۔ اس دن کی تقریبات کی ابتداء شہر کی بڑی بڑی مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے خاص دعاؤں سے ہوگی تنازعہ کشمیر کے جلد حل کے لئے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی خوش حالی کے لئے بھی دعائیں مانگی جائیں گی۔ سرکاری عمارات بشمول مرکزی سکرٹریٹ اور دوسرے تجارتی اداروں پر جھنڈے لہرائے جائیں گے ریس کورس گراؤنڈ میں ساڑھے آٹھ بجے صبح مسلح افواج کی ایک بڑی پریڈ ہوگی ایریا کمانڈر بریگیڈیئر عطا محمد اس پریڈ کی سلامی لیں گے +


## قاعدہ یسرنا القرآن

قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کے لئے بے نظیر قاعدہ جو پاکستان اور بیرون ممالک میں یکساں مقبول ہے۔ ہدیہ مکمل ۱/-

## قرآن مجید مجلد سائز کلاں

یہ قرآن مجید قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر طبع شدہ ہے۔ ۶۰۰ سے زائد صفحات عمدہ سفید کاغذ ہدیہ صرف ۶/-

علاوہ ازیں سیپارے اول دوم سوم چہارم و پنجم بھی طلب فرماویں۔ تاجر صاحبان کو خاص رعایت۔

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

## کیوریٹو (CURATIVE)

کھانسی۔ زکام، بخار، گلے کی سوزش، انفلوئنزہ نمونیہ، سردرد، کان درد، دانت اور سینہ کا درد، اعصابی درد اور یکدم پیدا ہونیوالی تمام تیز اور شدید بیماریوں کو چار خوراک میں آرام

قیمت فی شیشی یک ڈرام ۵۰ پیسے فی اونس (۸ ڈرام) ۲/۵۰ روپے۔

تفصیلات مفت کارڈ لکھ کر طلب کریں۔

مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

## میلارین

ملیریا کی ایک عجیب، زود اثر دواء۔

قیمت ——— ایک روپیہ پچاس پیسے

تیار کردہ:۔ شفاء ہومیولیبارٹریز ربوہ

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دواء

## تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، باربار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دواء ہے۔ ٭ کھانا ہضم کرتا ٭ بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ٭ ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ صرف

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

## نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

### نور کاجل استعمال کیا بینائی واپس لوٹ آئی

محترم ڈاکٹر پیرزادہ ابن علی سانگھڑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے زیر علاج مریض کا چہرہ جھلس جانے سے آنکھوں میں نقص پڑ گیا تھا بینائی کم ہوگئی تھی نور کاجل استعمال کروایا گیا بینائی واپس لوٹ آئی خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم دے ......"

نور کاجل آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر ہے۔ بچوں اور عورتوں کے لئے نعمت ہے۔ فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

## ضرورت ہے

(۱) ایسے محنتی اور مستعد کارکن جو کہ بطور لیبر کام کر سکیں۔ اگر معمولی تعلیم یافتہ ہوں تو ترجیح دی جاوے گی۔ ربوہ میں یا لاہور میں کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ ۵۰.۰۰ روپے بالمقطع۔

(۲) ٹورنگ ایجنٹس۔ جو کہ مختلف شہروں میں ہماری پراڈکٹس کے آرڈر بک کر سکیں۔ صرف وہی احباب درخواستیں بھجوائیں۔ جو کہ اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ و کمیشن حسب لیاقت و تجربہ۔

(۳) اکوٹنٹ۔ ایسے تجربہ کار جو کہ کاروباری ادارے کا اکوٹنٹ سنبھال سکیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواست بمعہ تصدیق پریذیڈنٹ ارسال کریں۔

(مینیجر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ)

## خوبصورت آنکھوں کے لئے خوبصورت تحفے

### سرمہ نور

آنکھوں کی صفائی۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر۔ چھوٹی شیشی آٹھ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ

### نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت۔ دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے۔ بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری شے فی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ۔ آبادی اچھرہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

## شفقل اور برسیم

"اکسیر اپھارہ" (اکسیر پیٹھا) شفقل اور برسیم سے پیدا ہونے والے مہلک اور خوفناک اپھارہ کی تیر بہدف اور مجرب ترین دواء۔

قیمت فی پیکٹ ۸۷ پیسے فی درجن ۶ روپے ۲۴ یا اس سے زیادہ پیکٹ خرید نے پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی۔ تفصیلات کے لئے رسالہ مفت طلب کریں۔

مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اگر آپ کو نئی لمیٹڈ کمپنی بنوانے کی

## ضرورت

ہو تو

ہمارے دیرینہ تجربہ اور صحیح علم سے فائدہ اٹھائیں تاکہ آپ غیر ضروری اخراجات بلاوجہ دقت اور غیر معمولی تاخیر سے محفوظ رہیں۔ فوری ضرورت کے وقت ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۰۸ کے ذریعہ رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔

الناشر اسلام خاں اینڈ کو، آڈیٹران، انتھارٹن روڈ نزد رتن باغ لاہور

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۱۹ روپے